مولد منقوص

مع اردو ترجمہ

مترجم

محمد محسن رضا بریلوی

Mobile-9458695931

نام کتاب : مولد منقوص

مصنف : امام زین الدین مخدوم علیہ الرحمۃ

مترجم : محمد محسن رضا بریلوی

تصحیح :

نظر ثانی :

ٹائپنگ : محمد محسن رضا

ناشر : القادسہ کالج آف اسلامک سائنس کاول کٹّے

باہتمام :

قیمت : 20.00روپئے

دعاء

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ مِثْلَ ثَوَابِ مَا قَرَأْنَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَمَا صَلَّيْنَاهُ إِلٰى حَضْرَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَفِي الْاٰخِرَةِ شَفَاعَتَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا رُؤْيَتَهُ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهُ الْمَوْرُوْدَ وَاحْشُرْنَا تَحْتَ ظِلِّ لِوَائِهِ الْمَعْقُوْدِ قُوْلُوْا إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ، وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

نوٹ: اگر مفہوم ادا کرنے م؟ں کوئ؟ غلط؟ نظر آئے تو برائے مہربان؟ اطلاع فرماد؟ں۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ أَطْلَعَ فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ قَمَرَ نَبِيِّ الْهُدٰى وَ أَوْجَدَ نُوْرَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْعَالَمِ وَ سَمَّاهُ مُحَمَّدًا (اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ). وَ أَخْرَجَهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ كَمَا قَدَّرَ وَ أَبْدٰى وَ أَلْبَسَهُ خِلْعَةَ الْجَمَالِ الَّتِي لَمْ يُلْبِسْهَا أَحَدًا فَوُلِدَ بِوَجْهٍ أَخْجَلَ قَمَرًا وَّ فَرْقَدًا. أَلَا هُوَ الَّذِيْ تَوَسَّلَ بِهِ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ افْتَخَرَ بِكَوْنِهِ وَالِدًا وَ اسْتَغَاثَ بِهِ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَجٰى مِنَ الرَّدٰى. وَ كَانَ فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فَعَادَ وَ صَارَ لَهْبُهَا مُخْمَدًا. وَرَأَتْ أُمُّهُ آمِنَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِيْنَ حَمَلَتْ بِهِ مَلَائِكَةَ السَّمَاءِ مَدَدًا. وَدَخَلَ عَلَيْهَا الْأَنْبِيَاءُ وَ هُمْ يَقُوْلُوْنَ لَهَا إِذَا وَضَعْتِ شَمْسَ الْفَلَاحِ وَ الْهُدٰى فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا (اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ). [1]

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (التوبة-128)

وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَلْفَيْ عَامٍ يُسَبِّحُ اللهَ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَ تُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ. فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْقٰى ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ طِيْنَتِهِ فَأَهْبَطَنِيَ اللهُ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ. وَ جَعَلَنِيْ فِي السَّفِيْنَةِ فِي صُلْبِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَعَلَنِيْ فِي صُلْبِ الْخَلِيْلِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ. [2] وَلَمْ يَزَلْ يَنْقُلُنِيْ رَبِّيْ مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ الْفَاخِرَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى أَخْرَجَنِيَ اللهُ مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ وَ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ. [3]

پاک ہے وہ ذات (تمام عیوب و نقائص سے) جس نے ربیع الاول کے مہینہ میں مہتاب نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو (اس دنیا میں) ہدایت دینے کے لئے بھیجا اور آپ کے نور کو دنیا کی تخلیق سے پہلے وجود بخشا اور آپ کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم رکھا. اور آپ کو آخری زمانہ میں (آخری پیغمبر بنا کر) اپنے فیصلے کے مطابق مبعوث کیا اور ظاہر فرمایا. اور آپ کو حسن و جمال کا ایسا پیکر بنایا کہ (روئے زمین پر) آپ کے جیسا پیکر حسن کوئی ہوا ہی نہیں. آپ اتنے (حسین) پیدا ہوئے کہ آپ کے رخ انور کو دیکھ کر چاند ستارے بھی شرما جائیں. کیا آپ کو خبر ہے؟ کہ یہ وہی ذات ہے جس کا وسیلہ حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تھا اور آپ کے شرف والد ہونے پر فخر محسوس کیا تھا. اور جس کے واسطے سے نوح علیہ السلام نے (رب سے) فریاد کی تو انہیں ہلاکت سے نجات مل گئی. اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلّم رحم مادر میں تھے تو آپ کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ آسمان کے فرشتوں کے گروہ آتے ہیں. اور انبیاء کرام علیہم السلام (حضرت آمنہ) کے پاس تشریف لاتے اور آپ سے فرماتے کہ جب ہدایت و فلاح کا وہ آفتاب (اس دنیا میں) جلوہ فگن ہو جائے تو اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلّم رکھنا.

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مومنوں پر کمال درجہ کے مہربان.

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالی کے قرب خاص میں ایک نور کی شکل میں تھا. وہ نور اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتا اور اس کے ساتھ فرشتے بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے. اور جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو اس نور کو ان کے گارے میں ڈال دیا، اللہ رب العزّت نے مجھے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھ کر زمین پر اتارا. اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا جس وقت وہ کشتی میں تھے، اور مجھے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی پشت میں رکھا جس وقت انہیں آگ میں ڈالا گیا. میرا رب مجھے معزّز ومکرم پشتوں سے پاک و طیب ارحام میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ رب العزّت نے مجھے میرے ایسے والدین کے درمیان سے ظہور بخشا جو غلط کام کی طرف کبھی منسوب تک نہیں کیے گئے.

اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ   اَلشَّفِيْعِ الْأَبْطَحِيِّ وَالْحَبِيْبِ الْعَرَبِيِّ

أَنْتَ تَطْلُعُ بَيْنَنَا فِي الْكَوَاكِبِ كَالْبُدُوْرِ

بَلْ وَأَشْرَفُ مِنْهُ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

آپ ہمارے درمیان اس طرح چمک رہے ہیں جیسے چودہویں کا چاند ستاروں میں،

بلکہ آپ تو اس سے بھی برتر و اعلیٰ ہیں اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

أَنْتَ أُمٌّ أَمْ أَبٌ مَا رَأَيْنَا فِيْهِمَا

مِثْلَ حُسْنِكَ قَطُّ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

اتنی (شفقت و محبت اور احسان) تو ہم نے ماں یا باپ کے اندر بھی نہیں دیکھا

جتنا احسان آپ فرمانے والے ہیں اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

أَنْتَ مُنْجِيْنَا غَدًا مِنْ شَفَاعَتِكَ الصَّفَا

مَنْ لَنَا مِثْلُكَ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

کل (بروز قیامت) آپ اپنی شفاعت عظمیٰ کے ذریعہ ہمیں نجات دلائیں گے،

ہمارے لئے آپ جیسا کون ہو سکتا ہے اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

اِرْتَكَبْتُ عَلَى الْخَطَا غَيْرَ حَصْرٍ وَّ عَدَدْ

لَكَ أَشْكُوْا فِيْهِ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

میں بے شمار اور بے حساب خطاؤں کا مرتکب ہوں،

آپ کی بارگاہ میں فریاد لیکر آیا ہوں اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

إِنَّنَا نَرْجُوْ إِلَى كَأْسِ حَوْضِكَ لِلْعَطَشِ

يَوْمَ نَشْرِ كِتَابِيْ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

بیشک ہمیں امید ہے کہ پیاس کے وقت آپ ہمیں حوض کوثر کا جام عطا کریں گے،

جس دن ہمارے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

اَلشَّفَاعَةَ هَبْ لَنَا فِي الْقِيَامَةِ مُشْفِقًا

وَاهٌ لَنَا إِنْ ضَاعَ يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

قیامت کے دن شفقت فرما کر ہماری شفاعت فرمایئے،

ہمارے لئے صد افسوس اگر آپکی شفاعت سے محروم رہ گئے اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ كُلَّ وَقْتٍ دَائِمًا

لَاحَ نَجْمٌ فِي السَّمَا يَا سَيِّدِيْ خَيْرَ النَّبِيِّ

اللہ کا درود و سلام نازل ہو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم پر ہر وقت ہمیشہ تک،

جب تک آسمان میں ستارے چمک رہے ہیں اے ہمارے سردار انبیاء میں سب سے بہتر.

رَوَى كَعْبُ الْأَحْبَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى إِظْهَارَ النُّوْرِ الْمَخْزُوْنِ وَ إِبْرَازَ الْجَوْهَرِ الْمَكْنُوْنِ. مِنْ عَبْدِ اللهِ إِلَى بَطْنِ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَطْهَرِ فَتَاةٍ فِي الْعَرَبِ وَ ذٰلِكَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ. أَمَرَ رِضْوَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ وَ تَزَيَّنَتِ الْحُوْرُ وَ الْوِلْدَانُ وَ دُقَّتْ بَشَائِرُ الْأَفْرَاحِ وَ زَهَرَتْ كَوَاكِبُ الصَّبَاحِ. وَ نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ النُّوْرَ الْمَكْنُوْنَ مِنْهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ فِي بَطْنِ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَدِ اسْتَقَرَّ. [4] وَ لَمَّا انْتَقَلَ نُوْرُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ عَبْدِ اللهِ إِلَى بَطْنِ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِهْتَزَّ الْعَرْشُ طَرَبًا وَ اسْتِبْشَارًا. وَ زَادَ الْكُرْسِيُّ هَيْبَةً وَّ وَقَارًا. وَ امْتَلَئَتِ السَّمَاوَاتُ أَنْوَارًا وَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ تَهْلِيْلًا وَّ اسْتِغْفَارًا. فَأَصْبَحَتْ آمِنَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَ الْأَنْوَارُ تَلُوْحُ فِيْ جَبْهَتِهَا الْمُؤْتَمِنَةِ وَ أَمِنَتْ بِهِ مِنَ الْمَخَاوِفِ الْكَامِنَةِ وَ ظَهَرَتْ لِانْتِقَالِ نُوْرِهِ الْآيَاتُ وَ تَبَاشَرَتْ بِهِ جَمِيْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ. وَ لَمَّا حَمَلَتْ بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ رَجَبِ الْهَنَا وَ بُشِّرَتْ فِيْ شَعْبَانَ بِنَيْلِ الْمُنَى وَ قِيْلَ لَهَا فِي رَمَضَانَ لَقَدْ حَمَلْتِ بِالْمُطَهَّرِ مِنَ الدَّنَسِ وَ الْخَنَا. [5] وَ سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةَ فِيْ شَوَّالٍ يُبَشِّرُوْنَهَا بِالظَّفَرِ بِغَايَةِ الْمُنَا وَ رَأَتِ الْخَلِيْلَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَهَا أَبْشِرِيْ بِصَاحِبِ الْأَنْوَارِ وَ الْوَقَارِ وَ السَّنَا. وَ أَتَاهَا فِي ذِي الْحِجَّةِ مُوْسَى الْكَلِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَعْلَمَهَا بِرُتْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَاهِهِ الْأَسْنَى. وَ نَادَاهَا فِيْ مُحَرَّمٍ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَنَّ وَقْتَ وِلَادَتِهَا قَدْ دَنَا وَ اصْطَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ مَنْزِلَهَا فِيْ صَفَرٍ. فَعَلِمَتْ أَنَّ مَوْعِدَ السُّرُوْرِ قَدْ قَرُبَ وَ دَنَا فَلَمَّا هَلَّ رَبِيْعُ الْأَوَّلِ أَضَائَتِ الْأَرْضُ وَ السَّمَا وَ أَشْرَقَتِ الْبَيْتُ وَ الصَّفَا. ثُمَّ لَمَّا جَاءَ وَقْتُ الْوِلَادَةِ وَ خَرَجَ مَنْشُوْرُ السَّعَادَةِ وَ جَدَّ بِآمِنَةَ رَضِيَ اللهُ

عَنۡهَا أَمۡرُ الۡوِلَادَةِ وَحَانَ بُرُوۡزُ شَمۡسِ السَّعَادَةِ تَلأۡلَأَ الۡحَقُّ نُوۡرًا أَضَاءَ وَنُشِرَتۡ لَهُ فِي الۡكَوۡنِ أَعۡلَامُ الرِّضَى. وَإِذَا بِطَائِرٍ أَبۡيَضَ قَدۡ سَقَطَ مِنَ الۡهَوَى فَمَرَّ بِجَنَاحَيۡهِ عَلَى بَطۡنِ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهَا مُسۡرِعًا فَضَرَبَهَا الۡمَخَاضُ لَيۡلَةَ الۡإِثۡنَيۡنِ الثَّانِيۡ عَشَرَ مِنۡ شَهۡرِ رَبِيۡعِ الۡأَوَّلِ وَوَلَدَتۡ صَبِيۡحَتَهَا نَبِيَّ الثَّقَلَيۡنِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحۡبِهِ أَجۡمَعِيۡنَ. [6]

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ ربّ العزّت نے اس نور کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا جو پردۂ خفا میں تھا اور اس گوہر نایاب کو اجاگر کرنا چاہا، تو رجب المرجب کے مہینہ میں جمعہ کی رات کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی (پشت) سے عرب کی سب سے بڑھ کر پاک دامن خاتون حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا (خازن جنّت) حضرت رضوان علیہ السلام کو حکم دیا کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں اور حور و غلمان کو آراستہ کر دیا جائے، فرحت و مسرّت کی بشارتیں سنائی جائیں، ستاورں کے قمقمہ جگمگا دیئے جائیں، اور کسی ندا لگانے والے نے زمین و آسمان میں ندا لگائی کہ وہ نور کا پیکر سیّد البشر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں آگیا ہے، جب ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا نور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی (پشت) سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں منتقل ہو گیا تو عرش اعظم خوشی سے جھوم اٹھا، کرسی کی عظمت و بزرگی میں اور اضافہ ہو گیا، آسمان نور سے منوّر ہو گئے، فرشتے وجد میں آکر لا الہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کے ترانے گانے لگے، اور اس رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر یقین کی شمع روشن ہو گئی اور وہ ہر طرح کے باطنی خوف سے محفوظ ہو گئیں، آپ کے نور کے منتقل ہونے کی علامات ظاہر ہوئیں، پھر تو تمام مخلوقات (آپ کے آنے کی خوشی پر) ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگی، اور جب رجب کے مبارک مہینہ میں آقا علیہ الصلاۃ والسلام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حمل

میں آگئے، شعبان کے مہینہ میں انہیں آرزوؤں کے بر آنے کی خوشخبری دی گئی، رمضان کے مہینہ میں انہیں بتایا گیا کہ آپ کے حمل میں ایسا بچہ آیا ہے جو ہر طرح کی گندگی و غلاظت سے پاک ہے، شوال کے مہینہ میں انہوں نے فرشتوں سے سنا کہ وہ انہیں آرزوؤں کے پورا ہونے کی بشارت دے رہے ہیں، ذی القعدہ کے مہینہ میں انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (خواب) میں دیکھا کہ وہ ان سے فرما رہے ہیں کہ مبارک ہو تجھ کو (تیرے گھر) عالی وقار، عظیم المرتبت، نور کا پیکر تشریف لا رہا ہے، ذی الحجہ کے مہینہ میں حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام ان کے (خواب) میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مرتبہ اور عظمت و رفعت سے باخبر کیا، محرّم کے مہینہ میں حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے ان سے پکار کر کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت کا وقت قریب آپہونچا، صفر کے مہینہ میں اللہ کے فرشتے (اس بچّہ کی پیدائش پر سلامی پیش کرنے کے لئے) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر صفیں باندھ کر قطار میں کھڑے ہوگئے، اس سے انہوں نے جان لیا کہ وہ خوشی کی گھڑی (یعنی حضور کی پیدائش کا وقت) قریب تر ہے، تو جب ربیع الاول کا مہینہ آیا زمین و آسمان روشن ہوگئے اللہ کا گھر خانہ کعبہ اور صفا پہاڑی جگمگا اٹھی، تو پھر جب آپکی ولادت کا وقت آیا ہر طرف سعادت مندی کی بہاریں نظر آنے لگیں، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں (اس بچّہ کی) ولادت کے آثار رونما ہوگئے، اوراس سعادت مندی کے آفتاب کے ظہور کا وقت ہوگیا، حق نور بن کر جگمگانے لگا، پوری دنیا میں خوشی کے پرچم لہرانے لگے. اور پھر اچانک ایک سفید پرندہ ہوا سے نیچے گرا جس نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس پر اپنے بازوؤں سے جلدی سے مسح کیا، 12 ربیع الاول پیر کی رات انہیں درد زہ محسوس ہونا شروع ہوا اور صبح کو تمام مخلوق کے نبی کی ولادت ہوئی اللہ کا درود و سلام نازل ہو ان پر اور انکی آل پر اور انکے تمام صحابہ پر.

وُلِدَ الْحَبِيْبُ السَّيِّدُ الْمُتَعَبِّدُ

وَ النُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِهٖ يَتَوَقَّدُ

اللہ کے حبیب، ہمارے سردار، برگزیدہ بندے کی ولادت ہوئی،

جن کے رخساروں سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی ہیں.

جِبْرِيْلُ نَادَى فِيْ مَنَصَّةِ حُسْنِهٖ

هَذَا مَلِيْحُ الْكَوْنِ هَذَا أَحْمَدُ

حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے اپنے سجے ہوئے خوبصورت تخت سے ندا دی

کہ یہ جن کا نام احمد ہے ساری کائنات میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں

هَذَا كَحِيْلُ الطَّرْفِ هَذَا الْمُصْطَفَى

هَذَا جَزِيْلُ الْوَصْفِ هَذَا السَّيِّدُ

یہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں انکی آنکھوں میں (پیدائشی طور پر) سرمالگاہوا تھا

یہ ہمارے سردار ہیں جو تمام اوصاف وخوبیوں کے جامع ہیں

هَذَا جَمِيْلُ النَّعْتِ هَذَا الْمُرْتَضَى

هَذَا مَلِيْحُ الْوَجْهِ هَذَا الْأَوْحَدُ

یہ مرتضی صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں یہ اوصاف جمیلہ کے پیکر ہیں

ان کا رخ انور حسن ملیح کا مالک ہے، یہ انوکھے بے مثال ہیں

هَذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسٌ

وَ نَفَائِسٌ فَنَظِيْرُهٗ لَا يُوْجَدُ

یہ وہی ہیں جنہیں (اللہ کی طرف سے) لباس (یعنی اوصاف جلیلہ) عطا کیا گیا

اور ایسی بیش قیمتی اشیاء (یعنی بے شمار معجزات) جن کی مثال نہیں ملتی

قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِأَسْرِهِمْ

وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَ مِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ

آسمان کے تمام فرشتوں نے کہا

اللہ کے حبیب پیدا ہو گئے جن کے مثل کوئی پیدا نہیں ہوا

بُشْرَى لِأُمَّتِهِ بِرُؤْيَةِ وَجْهِهِ

هَذَا هُوَ الْجَاهُ الْعَظِيْمُ الْأَزْيَدُ

مبارک ہو آپکی امّت کو جس وقت آپکے رخ انور کا دیدار نصیب ہوا

کہ یہ بہت ہی عظیم زبردست مرتبہ والے ہیں

وَلَدَتْهُ مَخْتُوْنًا وَ مَكْحُوْلًا كَمَا

قَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ الصَّحِيْحِ الْمُسْنَدُ. [15]

آپکی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ ختنہ شدہ تھے اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا جیسا کہ

صحیح قابل قبول احادیث میں اس کا ذکر آیا ہے

صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا عَلَمَ الْهُدَى

مَا نَاحَ طَيْرٌ فِي الْغُصُوْنِ يُغَرِّدُ

اے ہدایت کے علمبر دار آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو

جب تک شاخوں پر بیٹھے پرندے چہچہا رہے ہیں

وَ رُوِيَ أَنَّ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُا رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرًا أَضَاءَ لَهُ قُصُوْرُ بُصْرَى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ. [7] وَ رُوِيَ أَنَّ آمِنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُا قَالَتْ لَمَّا وَضَعْتُهُ مَدَدْتُ عَيْنِيْ لِأَنْظُرَ وَلَدِيْ فَلَمْ أَرَهُ فَوَجَدْتُّهُ فِي الْمِخْدَعِ وَ هُوَ مَكْحُوْلٌ مَدْهُوْنٌ مَخْتُوْنٌ مَلْفُوْفٌ بِثَوْبٍ مِنَ الصُّوْفِ الْأَبْيَضِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ يَفُوْحُ الطِّيْبُ مِنْ جَنَابِهِ. فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ أَخْفُوْهُ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَتْ فَمَا كَانَ غَيْبَتُهُ وَ حُضُوْرُهُ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ. وَ لَمَّا كُنْتُ مُتَحَيِّرَةً مِنْ ذٰلِكَ إِذَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ دَخَلُوْا عَلَيَّ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمْ أَقْمَارٌ وَ فِيْ يَدِ أَحَدِهِمْ إِبْرِيْقٌ مِّنَ الْفِضَّةِ وَ مَعَ الْآخَرِ طَشْتٌ مِّنَ الزَّبَرْجَدِ الْأَخْضَرِ وَ فِيْ يَدِ الثَّالِثِ حَرِيْرَةٌ بَيْضَاءُ مَطْوِيَّةٌ فَنَشَرَهَا فَإِذَا هِيَ خَاتَمٌ يُحَيِّرُ أَعْيُنَ النَّاظِرِيْنَ مِنْ شِدَّةِ نُوْرِهِ. [8] حَمَلَ ابْنِيْ وَ نَاوَلَهُ لِصَاحِبِ الطَّشْتِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَغَسَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ الَّذِيْ فِيْ الْإِبْرِيْقِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ اِخْتِمْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ سَيِّدُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ أَجْمَعِيْنَ. [9] وَ قِيلَ لَمَّا وُلِدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَدَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ نَارُ فَارِسَ بَعْدَ الضِّرَامِ وَ لَمْ تَكُنْ خَمَدَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِأَلْفِيْ عَامٍ. وَ ارْتَجَّ إِيْوَانُ كِسْرَى وَ سَقَطَتْ مِنْهُ أَرْبَعَ عَشَرَ شُرَافَةً وَ غَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَ أَصْبَحَتْ أَصْنَامُ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَنْكُوْسَةً وَ رُمِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ مِنَ السَّمَاءِ بِالشُّهُبِ الثَّوَاقِبِ وَ انْبَلَجَ صُبْحُ الْحَقِّ وَ بَطَلَ مَا كَانَ يَعْمَلُهُ كُلُّ كَاذِبٍ. [10] وَ رُوِيَ عَنْ يَحْيَ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا عِنْدَ صَنَمٍ مِنْ أَصْنَامِهِمْ قَدِ اتَّخَذُوْا ذٰلِكَ الْيَوْمَ

عِيدًا مِنْ أَيَّامِهِمْ يَنْحَرُونَ فِيهِ الْجَزُورَ وَيَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَقَدْ عَكَفُوا عَلَيْهِ يَخُوضُونَ وَيَلْعَبُونَ. فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَوَجَدُوهُ مَكْبُوبًا عَلَى وَجْهِهِ فَأَنْكَرُوا عِنْدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَدُّوهُ إِلَى حَالِهِ فَانْقَلَبَ انْقِلَابَ صَاغِرٍ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَهُوَ لَا يَسْتَقِيمُ. فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ أَبْدَوْا حُزْنًا وَتَأَلُّمًا وَأَصْبَحَ الْعِيدُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ مَأْتَمًا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا لَهُ قَدْ أَكْثَرَ التَّنَكُّسَ إِنَّ هٰذَا لِأَمْرٍ حَدَثَ وَأَنْشَدَ وَقَلْبُهُ يَصْلَى بِالنَّارِ. [11]

روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے ملک شام میں بصری شہر کے قلعے چمک اٹھے، اور روایت کی گئی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہو گئے تو میں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھنا چاہا تو وہ مجھے نظر نہیں آئے پھر کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک گھوارے میں ہیں آپکی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا، سر میں تیل ڈلا ہوا، ختنہ شدہ، ریشم سے زیادہ باریک سفید سوتی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں، آپ کے پاس سے خوشبو مہک رہی ہے، میں ان کی طرف ابھی دیکھ ہی رہی تھی کہ یکایک کسی منادی نے ندا دی کہ بچہ کو لوگوں کی نظروں سے چھپا دو، وہ فرماتی ہیں کہ بچہ ایک لمحہ کے لئے غائب ہوا اور پلک جھپکتے ہی حاضر ہو گیا، یہ دیکھ کر میں ابھی حیرانی کے عالم میں تھی کہ اچانک تین گروہ میرے پاس آئے جن کے چہرے چاند کی مانند روشن تھے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا تھا، دوسرے کے پاس سبز زمرد کی تشتری، تیسرے کے ہاتھ میں لپٹا ہوا سفید ریشمی کپڑا جب اسے کھول کر بچھایا تو اس میں ایک مہر تھی جس کے نور کی تیزی سے دیکھنے والوں کی آنکھیں حیران رہ گئیں، میرے بیٹے کو اٹھا کر تشتری والے کے سپرد کر دیا، اور میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اس نے پانی سے بھرے ہوئے لوٹے سے میرے بیٹے کو سات مرتبہ غسل دیا، پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت لگا دو اس لئے کہ یہ خاتم النبیّین ہیں،

اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کے سردار ہیں، اور کہا گیا ہے کہ جب آقا علیہ السلام پیدا ہوئے اس رات فارس میں دو ہزار سال پہلے سے بھڑک رہی آگ جو کبھی بجھی نہ تھی اچانک بجھ گئی، ایوان کسری میں زلزلہ آگیا اور اس کے چودہ کنگورے گر گئے، ساوہ کا تالاب خشک ہو گیا، دنیا کے تمام بت اوندھے منہ گر پڑے، اور شیطانوں کو آسمان سے روشن ستاروں سے ضربیں دے کر بھگایا گیا، حقانیت کی صبح نمودار ہوئی، اور ہر جھوٹا عمل جو اس دور میں رائج تھا مٹ گیا، حضرت یحیی بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے روایت کی کہ ایک دن قریش کا گروہ اپنے سب سے بڑے بت کے پاس جمع تھا جس دن کو وہ بطور عید مناتے تھے اس دن جانوروں کو ذبح کرتے، کھاتے، پیتے، اور اس کے پاس آکر اس کے ارد گرد چکر لگاتے، اور کھیل کود میں مشغول رہتے، جب وہ بت کے پاس گئے تو انہوں نے دیکھا کہ بت تو اوندھے منہ گرا پڑا ہے یہ معاملہ ان کے لئے نا قابل یقین تھا، انہوں نے اسے کھڑا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بار بار نیچے گر جاتا، انہوں نے تین مرتبہ کھڑا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ سیدھا نہ ہو سکا، پھر تو یہ دیکھ کر انہیں بہت ہی رنج و غم ہوا، اور ان کا جشن ماتم میں بدل گیا، تو حضرت عثمان بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ (جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے) نے پوچھا کہ اس بت کو کیا ہوا جو بار بار گر جاتا ہے، اس کی وجہ ایک اہم واقعہ ہے، اس نے ایک گانا گایا اور اس کا دل آگ سے دہک رہا تھا.

أَيَا صَنَمَ الْعِيْدِ الَّذِيْ صَفَّ حَوْلَهُ

صَنَادِيْدُ مِنْ وَفْدٍ بَعِيْدٍ وَّ مِنْ قُرْبِ

او جشن کی مورتی جسے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے

دور و نزدیک سے آئے ہوئے گروہوں کے سرداروں نے

تَنَكَّسْتَ مَقْلُوْبًا فَمَا ذَاكَ قُلْ لَنَا

فَمِنْ حُزْنِنَا قَدْ دَرَّتِ الْعِيْرُ بِالسُّحْبِ

تم کس وجہ سے بار بار اوندھے منہ گر جاتے ہو ہمیں بتاؤ

ہمارے غم کی وجہ سے آنسو بارش کی طرح بہہ نکلے ہیں

فَإِنْ كُنْتَ مِنْ ذَنْبٍ أَتَيْنَا فَإِنَّنَا

نَبُوْءُ بِإِقْرَارٍ وَّ نَلْوِيْ عَنِ الذَّنْبِ

اگر تم ہمارے کسی گناہ کی وجہ سے بار بار گر رہے ہو تو بیشک ہم

اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہیں اور گناہ کو چھوڑنے کا وعدہ کرتے ہیں

وَإِنْ كُنْتَ مَغْلُوْبًا وَ نُكِّسْتَ صَاغِرًا

فَمَا أَنْتَ فِي الْأَوْثَانِ بِالسَّيِّدِ الرَّبِّ

اور اگر آپ کو کسی کے ہاتھوں شکست ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ اوندھے منہ گر گئے

تب تو آپ تمام بتوں کے سب سے بڑے سردار و مالک نہیں ہو سکتے

تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ أَضَاءَتْ بِنُوْرِهِ

جَمِيْعُ فِجَاجِ الْأَرْضِ خَوْفًا مِنَ الرُّعْبِ

ایک ایسے نومولود بچہ کی وجہ سے گرا جس کے نور سے (سارا جہان) روشن ہو گیا

زمین کے تمام راستے اس کے رعب و جلال سے خوفزدہ ہو گئے

وَنَارُ جَمِيْعِ الْفُرْسِ قَدْ خَمَدَتْ لَهُ

وَقَدْ بَاتَ شَاهُ الْفُرْسِ فِي أَعْظَمِ الْكَرْبِ

اور آگ کی پرستش کرنے والے فارسیوں کی آگ اسی کی وجہ سے بجھ گئی

فارس کے بادشاہ نے پوری رات بڑی پریشانی کے عالم میں گزاری

فَيَا لَقُصَيٍّ ارْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِكُمْ

وَهُبُّوْا إِلَى الْإِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ. [12]

اے قبیلۂ قصیّ اپنی گمراہیوں سے باز آجاؤ

اسلام اور وسیع گھر کی طرف تیزی سے چلے جاؤ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ ذَبَحَ عَنْهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَامَ بِأَمْرِهِ كَمَا يَجِبُ وَدَعَى قُرَيْشًا وَأَطْعَمَهُمْ وَأَكْرَمَهُمْ فَلَمَّا أَكَلُوْا قَالُوْا يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَكَ قَالَ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا (اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ). فَقَالُوْا قَدْ رَغِبْتَ عَنْ أَسْمَاءِ آبَائِكَ قَالَ أَرَدْتُّ أَنْ يَحْمَدَهُ مَنْ عَلَى الْغَبْرَاءِ. [13]

مُحَمَّدًا سَمَّوْا نَبِيَّ الْهُدٰى، وَهُوَ أَحَقُّ النَّاسِ بِالْحَمْدِ.

صَلَّى عَلَيْهِ اللهُ مَا أَشْرَقَتْ. شَمْسُ الضُّحٰى فِي ذٰلِكَ السَّعْدِ.

فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ ظُهُوْرِ أَسْرَارِهِ وَإِشْرَاقُ الْكَوْنِ بِأَنْوَارِهِ فَبَيْنَمَا آمِنَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي بَيْتِهَا وَحِيْدَةٌ مُسْتَأْنِسَةٌ بِبَرَكَاتِهِ وَهِيَ فَرِيْدَةٌ وَلَمْ تَشْعُرْ إِلَّا وَ قَدْ أَشْرَقَ فِي بَيْتِهَا النُّوْرُ، [14] وَ عَمَّهَا الْفَرَحُ وَ السُّرُوْرُ وَ أَقْبَلَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْحُوْرُ وَ حَفَّ حُجْرَتَهَا أَنْوَاعُ الطُّيُوْرِ وَ هِيَ تَسْمَعُ لِازْدِحَامِهِمْ وَ احْتِفَالِهِمْ بِقُدُوْمِ الْحَبِيْبِ هَمْسًا وَ كَيْفَ لَا وَسَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ فِيْ بَيْتِهَا أَمْسَى .

حضرت ابن اسحاق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ولادت کے ساتویں دن آپ کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے آپ کی جانب سے (دو بکرے) ذبح کئے، اور قریش کو دعوت دی، کھانا کھلایا اور انہیں عزّت بخشی، جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بچہ کا نام کیا منتخب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے اس کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے، (اللہ کا درود وسلام اور برکت نازل ہو ان پر) تو انہوں نے پوچھا آپ نے اپنے آباء واجداد کے ناموں سے کیوں اعراض کیا؟ آپ نے فرمایا میں نے چاہا کہ روئے زمین کی تمام مخلوق اس کی تعریف کرے.

انہوں نے ہدایت دینے والے پیغمبر کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا

اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تعریف کے حقدار ہیں

اللہ کا ان پر درود ہو جب تک چمک رہا ہے

صبح کا سورج اس سعادت مندی کی گھڑی میں

جب اس راز کے ظہور ہونے کا وقت آیا جن کے انوار و تجلیات سے کائنات چمکنے والی تھی، اسی درمیان حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنے گھر میں اکیلی ان کی برکتوں سے اپنے دل کو بہلا رہی تھیں، اسی تنہائی کے عالم میں

انہوں نے اپنے گھر میں چمکتے ہوئے نور کے سوا کچھ بھی محسوس نہ کیا، فرحت و مسرت ان کے ہر طرف پھیل گئی ، فرشتے اور حور عین آنے لگے، ان کے حجرے کو مختلف قسم کے پرندوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا، انہیں لوگوں کے ہجوم اور محبوب کی آمد پر جشن منانے والوں کی ہلکی آواز سنائی دی، اور ایسا کیوں نہ ہو تا کیونکہ دونوں جہان کے سردار حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر تشریف جو لانے والے تھے.

صَلِّ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالسُّرجِ

إنَّ بَيْتًا أَنْتَ سَاكِنُهُ

لَيْسَ مُحْتَاجًا إِلَى السُّرُجِ

یا رسول اللہ بے شک آپ جس گھر میں رہے ایں

اس میں تو چراغ جلانے کی بھی ضرورت نہیں ہے

وَجْهُكَ الْوَضَّاحُ حُجَّتُنَا

يَوْمَ يَأْتِي النَّاسُ بِالْحُجَجِ

آپ کا روشن چہرہ ہی ہمارا سب سے بڑا ثبوت ہے

جس دن لوگوں کو ثبوت پیش کرنا پڑے گا

وَمَرِيْضًا أَنْتَ زَائِرُهُ

قَدْ أَتَاهُ اللهُ بِالْفَرَجِ

جس بیمار کو بھی آپ کی زیارت ہو جائے

یقینا اللہ تعالی اس شخص کو علاج عطا فرما دے گا

فَازَ مَنْ قَدْ كُنْتَ بِغْيَتَهُ

وَسَمَا فِيْ أَرْفَعِ الدَّرَجِ

وہ یقینا (بھلائی پانے میں)کامیاب ہو گیا جس نے آپ کو اپنا مقصد بنا لیا

اور وہ (جنت میں) بلند درجات پر اٹھایا جائے گا

بَاذِلًا فِي الْحُبِّ مُهْجَتَهُ

سَامِحًا بِالرُّوْحِ وَالْمُهَجِ

جو بھی آپ کی محبت میں اپنی جان فدا کرنے والا ہے

اس کی روح اور خون دونوں مقدس ہو گئے

يَا كَرِيْمَ الْجُودِ رَاحَتَهُ

فَكَفَيْتَ الْبَحْرَ وَاللُّجَجِ

اے سخاوت میں بہت جلدی کرنے والے

آپ تو(سخاوت) میں سمندر و گہرے دریا پر بھی سبقت لے گئے

أَنْتَ مُنْجِيْنَا مِنَ الْحُرَقِ

مِنْ لَهِيْبِ النَّارِ وَالْأَجَجِ

آپ ہمیں جلنے سے بچائیں گے

جہنم کے شعلے اور سخت گرمی سے

ذَنْبُنَا مَاحِيْ لِيَمْنَعُنَا

مِنْ ذُرُوْفِ الدَّمْعِ وَالْعَجَجِ

اے گناہوں کو مٹانے والے ہمارے گناہ ہمیں ضرور روکے ہوئے ہیں

آنسو بہانے اور رونے سے

(یعنی ہمارے دل گناہوں کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں جسکی وجہ سے ہم توبہ واستغفار بھی نہیں کر پا رہے ہیں)

حُبُّكُمْ فِيْ قَلْبِنَا مَحْوٌ

مِنْ رَئِيْنِ الذَّنْبِ وَ الْحَرَجِ

آپ کی محبت ہمارے دلوں سے مٹ چکی ہے

ہمارے گناہ اور خطاؤں کے میل کی وجہ سے

صَبُّكُمْ وَاللّٰهِ لَمْ يَخِبْ

لِكَمَالِ الْحُسْنِ وَ الْبَهَجِ

قسم خدا کی آپ کا عاشق کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

آپ کے کمال درجہ کے حسن اور سرور کی وجہ سے

إِنَّنَا نَرْجُو لِشَافِعِنَا

لِصَلَاحِ الدِّيْنِ وَ النَّهَجِ

بیشک ہم اپنے شفیع سے طلب کرتے ہیں

دین حق پر چلنا اور سیدھے راستہ پر استقامت

وَ هُوَ نَجَّانَا مِنَ الْبَلْوٰى

طِيْبُهُ فِى الْعَالَمِ الْأَرَجِ

انہوں نے ہمیں آزمائش و مصیبت سے بچا لیا

ان کی خوشبو دنیا بھر میں مہک رہی ہے

رَبِّ وَ ارْزُقْنَا زِيَارَتَهُ

قَبْلَ قَبْضِ الرُّوحِ وَالْخَرَجِ

اے رب ہمیں ان کی زیارت نصیب عطا فرما

روح پرواز ہونے اور دنیا سے جانے سے پہلے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى الْهَادِيْ

لِسَبِيْلِ الْحَقِّ وَ الْفَرَجِ

اے اللہ درود نازل فرما اس ذات پر جو رہنمائی کرنے والے ہیں

سچائی اور نجات کے راستہ کی طرف

قَالَ عَلِيُّ بْنِ زَيْدٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى كَانَ إِلَى جَانِبِيْ رَجُلٌ ذِمِّيٌّ وَ كُنْتُ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ أَدْعُو الْفُقَرَاءَ وَ أَعْمَلُ مَوْلِدًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ ذَلِكَ الذِّمِّيُّ لِمَ تَفْعَلُ فِيْ هَذَا الشَّهْرِ دُوْنَ غَيْرِهِ فَقُلْتُ فَرَحًا بِمَوْلِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ وُلِدَ فِيْ هَذَا الشَّهْرِ فَجَعَلَ يَهْزَؤُ بِيْ فَعَزَّ عَلَيَّ ذَلِكَ وَ وَجَدْتُ مِنْ ذَلِكَ أَمْرًا عَظِيْمًا . فَلَمَّا نِمْتُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ مَا بِكَ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِيْ مَعَ الذِّمِّيِّ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ إِلَيْكَ غَدًا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَ قَدْ تَزَايَدَ وَجْدِيْ وَ أَنَا أَنْتَظِرُ إِنْجَازَ وَعْدِيْ وَ سُحُبِ الْمَدَامِعِ قَدْ جَرَتْ عَلَى خَدِّيْ وَ إِذَا بِالْبَابِ يُطْرَقُ وَ الذِّمِّيُّ يَقُوْلُ اِفْتَحْ فَقَدْ زَالَ صَدَا قَلْبِيْ إِنْ كَانَ الْحَبِيْبُ قَدْ كَانَ عِنْدَكَ فَالْبَارِحَةَ

قَدْ كَانَ عِنْدِيْ. قَالَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَاإِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلاً حَسَنَ الْوَجْهِ طَيِّبَ الرَّائِحَةِ عَظِيْمَ الْهَيْبَةِ أَزَجَّ الْحَاجِبَيْنِ سَهْلَ الخَدَّيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ فَعَلَيْهِ الْبَهَاءُ وَ إِذَا صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ حُلْوُ الْمَنْطِقِ إِذَا طَلَعَ تَقُوْلُ هَذَا الْبَدْرُ الْمُنِيْرُ وَ إِذَا مَشَى يَفُوْحُ مِنْهُ الْمِسْكُ وَ الْعَنْبَرُ مَا أَحْسَنَ وَجْهَهُ وَمَا أَطْيَبَ رَائِحَتَهُ فَأَرَدْتُّ أَنْ أُقَبِّلَ يَدَيْهِ قَالَ أَتُقَبِّلُ يَدِيْ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ دِيْنِيْ . فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ الَّذِيْ مَنَّ اللهُ عَلَيَّ بِكَ قَالَ أَنَا الَّذِيْ أُرْسِلْتُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ أَنَا سَيِّدُ الأَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ أَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ يَدَيْهِ وَ عَانَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الجَنَّةُ وَ ذَاكَ الْقَصْرُ لَكَ فَقُلْتُ مَا عَلَامَةُ ذَلِكَ قَالَ أَنْ تَمُوْتَ غَدًا قَالَ صَاحِبُ الْحِكَايَةِ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُنِيْ وَ إِذًا بِالْبَابِ يُطْرَقُ وَ قَائِلٌ يَّقُوْلُ.

إِنْ كُنْتَ أَنْتَ حُظِيْتَ يَوْمًا بِاللِّقَا

زَالَ الْجفَا عَنَّا وَ قَدْ زَالَ الشَّقَا

فَقُلْتُ لَهُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ زَوْجَتِيْ وَ ابْنَتِيْ قَالَ فَدَخَلَتَا وَ هُمَا تَقُوْلَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا كَيْفَ إِيْمَانُكُمَا قَالَتَا رَأَيْنَاهُ كَمَا رَأَيْتَ رَأْيَ عَيْنٍ وَإِنْ كَانَ وَعَدَكَ بِقَصْرٍ فَقَدْ وَعَدَنَا بِقَصْرَيْنِ قَالَ فَمَاتَ الرَّجُلُ فِي الْوَقْتِ وَ فِي الْغَدِ مَاتَتِ ابْنَتُهُ وَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ مَاتَتْ زَوْجَتُهُ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَ رَحِمَنَا مَعَهُمْ اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک ذمّی شخص (غیر مسلم جو اسلامی ملک میں ٹیکس دے کر رہتا ہے) رہتا تھا، میں ربیع الاول کے مہینہ میں غریبوں کی دعوت کیا کرتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا اہتمام کیا کرتا تھا، تو ایک دن اس ذمی شخص نے مجھ سے پوچھا کہ آپ اسی مہینے میں ہی یہ اہتمام کیوں کرتے ہیں؟ تو میں نے کہا اپنے نبی کی ولادت کی خوشی میں، اس لئے کہ ہمارے نبی اس مہینے میں پیدا ہوئے، تو وہ میرا مذاق اڑانے لگا، مجھے اس کا مذاق بہت ناگوار گزرا اور میرے دل پر ایک چوٹ سی لگی، جب میں اس رات سویا تو میں نے خواب میں آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کی آپ نے مجھ سے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ تو میرا اس ذمی شخص کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا میں نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا غمگین نہ ہو وہ کل تیرے پاس مومن بن کر آئے گا، وہ فرماتے ہیں: صبح کو میں بڑے شوق کے ساتھ بیدار ہوا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے پورا ہونے کا انتظار کرنے لگا، آنسو میرے رخساروں سے بہہ رہے تھے، اسی درمیان دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی، وہ ذمی شخص کہہ رہا تھا دروازہ کھولئے، میرے دل کی بد بختی دور ہو گئی ہے، اگر اللہ کے پیارے محبوب تمہارے خواب میں آئے تھے تو رات میرے بھی خواب میں آئے تھے، وہ فرماتے ہیں تو میں نے دروازہ کھول دیا اور وہ ذمی شخص اندر داخل ہوا اور پڑھنے لگا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں یہ کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے رات خوبصورت چہرے والے شخص کو دیکھا جن کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی، قابل احترام، باریک لمبی ابرو والے، نرم ونازک رخسار والے، جب کلام فرمائیں تو ان کا چہرہ چمک اٹھے، اور جب سکوت فرمائیں تو بہت سنجیدہ نظر آئیں، شیریں زبان، جب وہ باہر نکل آئیں تو آپ کہہ اٹھیں گے کہ یہ تو چودھویں کے چاند ہیں، اور جب چلیں تو راستے مشک وعنبر کی خوشبو سے مہک اٹھیں، کیا ہی خوبصورت چہرہ تھا، اور کیا ہی اچھی خوشبو مہک رہی تھی، جی چاہا کہ ان دست اقدس کا بوسہ لے

لوں، لیکن انہوں نے فرمایا تم کیسے میرے دست اقدس کا بوسہ لے سکتے ہو جبکہ تم میرے دین پر نہیں ہو، تو میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ کہ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے مجھ پر احسان فرمایا، انہوں نے فرمایا میں ہی ہوں جس کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، میں اگلے پچھلے سب کا سردار ہوں، میں آخری نبی اور اللہ تعالی کا رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، تو میں پڑھنے لگا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) انہوں نے ہاتھ پھیلا کر مجھے اپنے گلے لگالیا، پھر فرمایا یہ جنت ہے اس میں وہ محل تیرے لئے ہے، تو میں نے عرض کیا اس کا ثبوت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کل تو مر جائے گا، صاحب حکایت فرماتے ہیں: وہ شخص مجھ سے ابھی گفتگو ہی کر رہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی اور گانے لگا.

اگر کسی دن آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا موقعہ نصیب ہو جائے

تو تمام مشکلات اور بدبختیاں ہم سے دور ہو جائیں

میں نے اس سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا میری بیوی اور میری بیٹی، صاحب حکایت فرماتے ہیں: وہ دونوں بھی اندر داخل ہو گئے اور پڑھنے لگے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) اس نے ان دونوں سے پوچھا تمہیں ایمان کیسے ملا؟ ان دونوں نے کہا جس طرح تم نے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کو (خواب) بصیرت کی نگاہ سے دیکھا اسی طرح ہم نے بھی دیکھا، تم سے اگر ایک محل کا وعدہ کیا ہے تو ہم سے تو دو محلوں کا وعدہ کیا ہے، راوی کہتے ہیں: وہ شخص اسی وقت مر گیا، دوسرے دن اس کی بیٹی اور تیسرے دن اس کی بیوی، اللہ تعالی ان سب پر رحم فرمائے، اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحم فرمائے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں اپنے پیارے

محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا، کتنے ذکر کرنے والے ان کی ذکر میں مشغول ہیں اور کچھ غفلت میں پڑے لوگ ان کے ذکر سے غافل ہیں.

اَللّٰهُ وَلِيٌّ اَللّٰهُ وَلِيٌّ نِعْمَ الْوَلِيِّ صَلُّوْا عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ يَا مُحَمَّدِ

أَحْيَى رَبِيْعَ الْقَلْبِ شَهْرُ الْمَوْلِدِ

كُلَّ اَلْأَنَامِ بِذِكْرِ مَوْلِدِ أَحْمَدِ

ماہ میلاد میں اپنے دلوں کی بہار کو زندہ کیا

تمام مخلوق نے نبی کی ولادت کے ذکر سے

جَاءَتْ لِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ بَشَائِرٌ

وَخَوَارِقُ الْعَادَاتِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ

ان کی ولادت با سعادت کی وجہ سے بہت ہی خوشیاں آگئیں

اور بہت سے غیر معمولی عجیب کام ان کی ولادت کی رات واقع ہوئے

آيَاتُهُ وَالْمُعْجِزَاتُ كَثِيْرَةٌ

شَهِدَتْ بِصِحَّتِهَا عُقُوْلُ الْحُسَّدِ

ان کی (عظمت کی) علامات اور معجزات بہت ہیں

جن کی سچائی کی گواہی خود آپ کے حاسدوں کی عقلوں نے دی

اَلْبَدْرُ شُقَّ بِأَمْرِهِ وَالشَّمْسُ إِذْ

غَرُبَتْ لَهُ رُدَّتْ بِغَيْرِ تَرَدُّدِ

چاند ان کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا، جبکہ سورج

انکی خاطر ڈوب کر واپس پلٹ آیا بغیر کسی شک و شبہ کے

وَ الْوَحْشُ وَ الْأَشْجَارُ قَدْ سَجَدَتْ لَهُ

وَ عَلَيْهِ قَدْ سَلَّمْنَ بَعْدَ تَشَهُّدِ

جانور اور درخت ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے

ان کی نبوت کی گواہی دینے کے بعد ان پر درود وسلام پڑھا

وَ مِنَ الْيَسِيْرِ سَقَى وَ أَطْعَمَ جَيْشَهُ

حَتّٰي اكْتَفَوْا وَ يَسِيْرُهُ لَمْ يَنْفَدِ

اور تھوڑے ہی میں سے انہوں نے اپنی پوری فوج کو کھلا یا اور پلا یا

سب کو کافی ہو گیا اور وہ تھوڑا ہی کبھی ختم نہیں ہوئی

وَ لَهُ الْوَسِيْلَةُ وَ الْفَضِيْلَةُ وَ الْعُلَى

وَ مَقَامُهُ الْمَحْمُوْدُ يَوْمَ الْمَوْعِدِ

اور انہیں کے لئے جنت کا اعلی مقام اور تمام فضیلتیں اور بلند درجے

اور مقام محمود جس دن رب نے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے

أَوْصَافُهُ مَا يَنْتَهِيْ تَعْدَادُهَا

فَالْمَدْحُ يَقْصُرُ عَنْ بُلُوْغِ الْمَقْصَدِ

ان کے اوصاف و خصوصیات کی تعداد کی کوئی انتہا نہیں ہے

پورے طور پر ان کی تعریف کرنا یہ نا ممکن ہے

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا

أَرْجُو حِمَاكَ فَلا تُخَيِّبْ مَقْصَدِيْ

اے شہنشاہوں کے شہنشاہ میں آپ کے پاس قصد کر کے آیا ہوں

مجھے آپ سے حمایت کی پوری امید ہے میرا مقصد ناکام نہیں ہو گا

قَدْ حَلَّ بِي مَا قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الْأَذَى

وَ الظُّلْمِ وَ الضُّعْفِ الشَّدِيْدِ فَأَسْعِدِ

آپ جانتے ہیں میں جن مسائل سے دوچار ہوا ہوں

ظلم و زیادتی اور ناقابل برداشت بے بسی سے ،آپ میری مدد فرمائیں

مَا لِيْ سِوَى حُبِّيْ لَدَيْكَ وَسِيْلَةٌ

فَامْنُنْ عَلَيَّ بِفَضْلِ جُودِكَ أَسْعَدِ

میرے پاس محبت کے سوا آپکی بارگاہ میں پیش کرنے کو اور کوئی وسیلہ نہیں ہے

مجھے اپنی سخاوت کا فضل عطا کیجیئے تاکہ میں سعادت مند ہو جاؤں

إِنِّيْ نَزِيْلُكَ وَ النَّزِيْلُ لَدَيْكَ يَا

خَيْرَ الْأَنَامِ بِكُلِّ خَيْرٍ يَغْتَدِ

بیشک میں آپ کا مہمان ہوں اور آپ کی بارگاہ میں آئے ہوئے مہمان کو

ہر بھلائی عطا کی جاتی ہے اے تمام مخلوق میں سب سے بہتر

فَعَلَيْكَ مِنَّا كُلَّ وَقْتٍ دَائِمًا

أَزْكَى الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ السَّرْمَدِ

ہماری جانب سے ہر وقت ہمیشہ تک آپ پر نازل ہوں

پاک درود مسلسل سلام کے ساتھ

وَعَلَى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ

وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِخَيْرٍ فَاجْهَدِ

اور آپ کے تمام صحابۂ کرام پر

اور ان پر جو ان کی اتباع کرنے والے ہیں حق کے ساتھ ، آپ ان میں سے بننے کی کوشش کریں

صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَسْقَامِ وَالْأٰفَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَبِجَاهِ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ وَوَلِيِّكَ الْعَظِيْمِ أَنْ تُكَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَتَسْتُرَ الْعُيُوْبَ وَتُحَسِّنَ الْأَخْلَاقَ وَتُوَسِّعَ الْأَرْزَاقَ وَتَشْفِيَ الْأَسْقَامَ وَتُعَافِيَ الْآلَامَ وَأَنْ تَدْفَعَ عَنَّا وَعَنْ أَهْلِ بَلَدِنَا وَبَيْتِنَا هٰذَا السُّمَّ النَّاقِعَ وَالدَّاءَ الْقَامِعَ وَالْوَبَاءَ الْقَاطِعَ إِنَّكَ مُجِيْبٌ سَامِعٌ وَأَنْ تَصْرِفَ عَنَّا الطَّاعُوْنَ وَالْبَلَاءَ وَأَنْ تَعْصِمَنَا مِنْ إِنْزَالِ قَهْرِكَ وَالْوَبَاءِ وَاحْتَجِبْنَا بِنُوْرِكَ مِنْ شَرِّ عَدُوِّنَا وَشَرِّ الْمَلْعُوْنِ وَمِنْ شَرِّ الْوَبَاءِ وَالطَّاعُوْنِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ أَفْعَالِنَا وَلَا تُهْلِكْنَا بِخَطَايَانَا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَتُؤْمِنَنَا مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَتُنْجِيَنَا عَنْ دَارِ الْبَوَارِ

وَتُسْكِنَنَا الْفِرْدَوْسَ مِنْ دَارِ الْقَرَارِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الْأَبْرَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر، اس درود اور اس کی برکتوں کے ذریعہ سے تو ہمیں نجات عطا فرما تمام ہولناکیوں اور بلاؤں سے، اور ہماری حفاظت فرما تمام بیماریوں اور آفتوں سے، اور ہمیں پاک کردے تمام گناہوں سے، اور ہماری تمام خطاؤں کو درگزر فرما دے، ہماری تمام ضروریات کو پورا فرما دے، ہمیں اپنے نزدیک اعلی مقام پر بلند فرما دے، ہمیں زندگی میں اور مرنے کے بعد تمام خیرات میں انتہائی اونچے مقام پر فائز فرما دے، اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے عظیم نام کو وسیلہ بناتے ہیں، اور تیرے نبی کریم اور تیرے اولیاء کرام کی عظمت و رفعت کا واسطہ دیتے ہیں ہمارے گناہوں کو مٹادے، اور ہمارے عیبوں کی ستر پوشی فرما دے، اور ہمارے اخلاق کو سنوار دے، ہمارے رزق میں وسعت فرما دے، بیماروں کو شفایاب فرما دے، دکھوں کو دور فرمادے، ہم سے ، ہمارے گھر والوں سے اور اس ملک میں بس نے والے ہر شخص سے اس زہر قاتل ، اور مہلک بیماری اور دیگر متعدی امراض کو دفع فرما دے، بیشک تو قبول کرنے والا اورسننے والا ہے، طاعون جیسی خطرناک بیماری اور بلاؤں سے ہمیں چھٹکارا عطا فرما دے، اور تو اپنے قہر و غضب اور تمام بیماریوں سے ہمیں بچالے، ہمارے دشمن اور ملعون کے شر سے ہمیں بچاکر اپنے نور کے پردے میں ہمیں چھپالے، طاعون اور بیماریوں کے شر سے بھی بچالے، اے اللہ ہمارے برے افعال کا ہم سے مآخذہ نہ فرما ،اور ہماری خطاؤں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرما،اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ تو ہمیں جہنم

کے عذاب سے بچالے ، اور قیامت کے دن کی خوفناکی سے ہمیں امن و امان عطافرما دے، دوزخ سے نجات عطا فرما دے، اور جنت الفردوس میں رہنے کے لئے جگہ عنایت فرما دے، مولی تجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ، اور انکی پاک آل اور ان کے تمام صحابہ کرام کا وسیلہ ، اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکے تمام آل واصحاب پر، اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے.

اور اللہ کا درود نازل ہو مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی آل پر اور آپکے تمام صحابہ پر.

اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے.

تم بحمد اللہ ومنته

---

[1]- (دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-111)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-106)
(حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-167،170)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-58،59)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-120،124)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية للزرقاني، ج-1 / ص-199،209)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-137)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-148،157)
(عيون الأثر لإبن سيد الناس، ج-1 / ص-77،88)
(السيرة النبوية لإبن هشام، ص-76)
(تاريخ الأمم و الملوك للطبري، ج-2 / ص-156)
(أعلام النبوة للماوردي، ص-175)
(الثقات لإبن حبان، ج-1 / 37)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-119)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-151)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-105)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-2 / ص-480)

(خاتم النبيين لأبي زهرة، ص-139،140،141)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للإمام محمد بن يوسف الصالحي، ج-1 / ص-393،394)
[2]- (مطالع النور السني في طهارة النسب العربي للشيخ عبد الله عبدي الرومي، ص-61)
(الدر المنظم في مولد النبي المعظم للإمام محمد بن أحمد العزفي، ص-260)
(تاريخ الخميس في أحوال أنفس نفيس للإمام حسين بن محمد الديار بكري، ج-1 / ص-40، 41)
(النفحات الشاذلية في شرح البردة البوصيرية للإمام حسن العدوي الحمزاوي، ج-3 / ص-401)
[3]- (تفسير الدر المنثور للسيوطي، ج-7 / ص-607)(التوبة-128) ج-11 / ص-317)(الشعراء-219)
(كنز العمال للهندي، ج-11 / ص-428،427)(ح-32010) ج-12 / ص-427)(ح-35489)
(الشفا لقاضي عياض، ص-126،127)(ح-131)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-96)
(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-196)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-36،38)
(حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-162،166)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للإمام محمد بن يوسف الصالحي، ج-1 / ص-278،301)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-86،174)
(إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، ج-3 / ص-190،214)
(نهاية الأرب في فنون الأدب لشهاب الدين النويري، ج-2 / ص-372)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-8،11،12)
(ينابيع المودة للقندوزي، ج-1 / ص-20،21)
(الوفا بأحوال المصطفي للإمام ابن الجوزي، ج-1 / ص-135)
[4]- (حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-169)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-118)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية للزرقاني، ج-1 / ص-196،197)
[5]- (السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-74)
[6]- (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-125)
[7]- (مسند أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث العرباض بن سارية، ح-17281)
(المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، ح-4174)
(مجمع الزوائد للهيثمي، كتاب علامات النبوة، ح-13841،13842)
(السيرة النبوية لإبن هشام، ص-76)
(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-206،207،229،230)
(تاريخ الأمم و الملوك للطبري، ج-2 / ص-156)
(أعلام النبوة للماوردي، ص-175)
(دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-80 تا 84)
(المنتظم في تاريخ الملوك والأمم لإبن الجوزي، ج-2 / ص-248)
(الطبقات الكبرى لإبن سعد، ج-1 / ص-82،83)

(البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-36،37،38)
(الوفا بأحوال المصطفي للإمام ابن الجوزي، ج-1 / ص-160،161)
(الأنوار في شمائل النبي المختار للبغوي، باب إختيار النبي في السابقة، ح-4)(ج-1/ص-6)
(الثقات لإبن حبان، ج-1 / 37)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-136،116،115،114،11)
(حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-170)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-127،128)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-148،179)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-60،72)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-2 / ص-468،469)
(خاتم النبيين لأبي زهرة، ص-139)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للصالحي، ج-1 / ص-394،395،411،412)
(سير أعلام النبلاء للذهبي، ج-1 / ص-47،52)
[8]- (حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-168)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-123،122،121)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-126،157)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-158،189)
[9]- (حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-168)
[10]- (دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-126،127)
(عيون الأثر لإبن سيد الناس، ج-1 / ص-85)
(المنتظم في تاريخ الملوك والأمم لإبن الجوزي، ج-2 / ص-250)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-148،186)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-131)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-3 / ص-46)
(خاتم النبيين لأبي زهرة، ص-144،145)
(حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-173،174)
(البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-44،50)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-128،127)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-93،95،96)
(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-215)
(الوفا بأحوال المصطفي للإمام ابن الجوزي، ج-1 / ص-165)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-148،152،186)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للصالحي، ج-1 / ص-429)
(سير أعلام النبلاء للذهبي، ج-1 / ص-42)
(دائرة معارف في سيرة النبي لشبلي النعماني، ج-1 / ص-148)
[11]- (حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-173)

(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-129،130)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-93)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-3 / ص-76)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للصالحي، ج-1 / ص-424)

[12]- (الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-130)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-3 / ص-77،78)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للصالحي، ج-1 / ص-425)

[13]- (دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-113)
(حجة الله على العالمين ليوسف بن إسماعيل النبهاني، ص-174)
(البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-41)
(الثقات لإبن حبان، ج-1 / 42)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-124)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-150،151)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-103)
(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-210)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-3 / ص-107،108)
(سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد للصالحي، ج-1 / ص-437)

[14]- (البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-38)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-114،113)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-149)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-127)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-2 / ص-473)
(دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-111)

[15]- (دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، ج-1 / ص-114)
(البداية والنهاية لإبن كثير، ج-3 / ص-39،40)
(زاد المعاد في هدي خير العباد لإبن القيم، ج-1 / ص-80)
(الثقات لإبن حبان، ج-1 / 42)
(الخصائص الكبرى للسيوطي، ج-1 / ص-133،132)
(الروض الأنف للسهيلي، ج-2 / ص-150)
(السيرة الحلبية لإبن برهان الدين الحلبي، ج-1 / ص-68،69)
(السيرة النبوية لإبن كثير، ج-1 / ص-208،209)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للقسطلاني، ج-1 / ص-133)
(الوفا بأحوال المصطفي للإمام ابن الجوزي، ج-1 / ص-162،164)
(بحار الأنوار للشيخ محمد باقر المجلسي، ج-15 / ص-159،167،172)
(جامع الآثارفي السير و مولد المختار لإبن ناصر الدين الدمشقي، ج-3 / ص-93 تا 99)
(سير أعلام النبلاء للذهبي، ج-1 / ص-36)